

از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 14 اپریل، 1960

کمشنر آف انکم ٹیکس، بمبئی

بنام

شریمتی اندرا بالکرشنا

(ایس۔ کے۔ داس، بے۔ ایل۔ کپور اور ایم۔ ہدایت اللہ، جسٹس صاحبان)

آمدنی ٹیکس۔ افراد کی انجمن۔ کے معنی۔ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (XI سال 1922)، دفعہ 3۔

منکشر اسکول آف ہندو لاء کے زیر انتظام ایک ہندو کی موت ہو گئی اور اس نے تین بیواؤں کو اپنے قانونی وارث کے طور پر پیچھے چھوڑا۔ بیواؤں نے جائیداد کو مشترکہ کرایہ داروں کے طور پر حاصل کیا اور انہوں نے اپنی علیحدہ مقابضت اور آسائش کے حق کا استعمال نہیں کیا۔ بنیادی آمدنی منافع اور غیر منقولہ جائیداد سے ہوتی تھی۔ مؤخر الذکر کو انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 9(3) کے تحت افراد کی انجمن کی آمدنی کے طور پر قابل تشخیص نہیں قرار دیا گیا تھا۔ سوال یہ تھا کہ کیا باقی آمدنی کے سلسلے میں تینوں بیواؤں کو افراد کی انجمن کے طور پر مستخص لگایا جاسکتا ہے:

قرار پایا گیا کہ، ان تینوں بیواؤں کو انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 3 کے معنی میں افراد کی انجمن کا درجہ حاصل نہیں تھا۔ افراد کی انجمن وہ ہوتی ہے جس میں دو یا دو سے زیادہ افراد مشترکہ مقصد یا مشترکہ کارروائی میں شامل ہوتے ہیں اور، انکم ٹیکس قانون کے مقاصد کے لئے، اس کا ایک مقصد آمدنی، منافع یا منافع کا حصہ پیدا کرنا ہونا چاہئے یہ آمدنی پیدا کرنے کے لئے مشترکہ ادارے کے فروغ کے لئے تشکیل دیئے گئے افراد کا مجموعہ ہونا چاہئے۔ موجودہ معاملے میں ڈیوڈنٹس اور سود مشترکہ طور پر وصول کرنے کے علاوہ بیواؤں نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جس سے آمدنی پیدا کرنے میں مدد ملے۔

متعلقہ معاملہ: بی این الیاس، [1935] 3 آئی ٹی آر 408، کمشنر انکم ٹیکس، بمبئی بنام لکشمی داس دیوی داس، [1937] 5 آئی ٹی آر 484 اور متعلقہ معاملہ دوارکاناتھ ہریش چندر، [1937] 5 آئی ٹی آر 716، منظور شدہ۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 249 اور 250 سال 1958۔

آئی ٹی آر نمبر 52 اور 53 سال 1955 میں بمبئی عدالت عالیہ کے 7 مارچ 1956 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے کے این راج گوپال شاستری اور ڈی گپتا (دونوں اپیلوں میں)۔

این اے پالکھیوالا، ایس این اینڈلی اور جے بی داداچنجنی، مدعا علیہ کے لیے (دونوں اپیلوں میں)۔

14.1960 اپریل۔

عدالت کا فیصلہ ایس کے داس جسٹس نے سنایا۔

داس جسٹس - خصوصی اجازت والی ان دونوں اپیلوں کی سماعت ایک ساتھ ہوئی ہے۔ وہ ایک جیسے حقائق سے پیدا ہوتے ہیں اور اس سے پیدا ہونے والے قانون کا سوال ایک ہی ہے۔

مختصر حقائق یہ ہیں۔ ایک بال کرشن پر شوتم پورانی کا انتقال 11 نومبر 1947 کو ہوا۔ وہ اپنے پیچھے تین بیواؤں اور دو بیٹیوں کو چھوڑے گئے۔ ان تینوں بیواؤں کے نام اندرا، رام لکشمی اور پرہو لکشمی تھے۔ قانونی وارثوں کے طور پر ان بیواؤں کو متوفی کی جائیداد وراثت میں ملی، جس میں احمد آباد میں واقع غیر منقولہ جائیدادیں، جو اینٹ اسٹاک کمپنیوں کے حصص، جمع شدہ رقم، اور اندراج شدہ فرم میں حصص شامل تھے۔ تخمینہ کاری کے دو سالوں 1950-51 اور 1951-52 (متعلقہ کھاتہ سال 2005 اور 2006 سمبت سال ہیں) کے لیے انکم ٹیکس افسر نے بال کرشن پر شوتم پورانی کے قانونی وارثوں کو نوٹس جاری کیے۔ ان نوٹسوں کے مطابق، ایک معاملے میں "بال کرشن پر شوتم پورانی کے قانونی وارث" کے عنوان کے تحت ریٹرن جمع کرائے گئے تھے اور دوسرے میں بال کرشن کی جائیداد کے نام پر؛ معاملے میں حیثیت کو "انفرادی" اور دوسرے میں "انفرادی انجمن" کے طور پر دکھایا گیا تھا۔ ان پر تین بیواؤں میں سے ایک اندرانے دستخط کیے تھے۔ تخمینہ کاری کے سال 51-1950 کے لیے کل آمدنی کو نیچے دکھایا گیا تھا۔

روپے	
11,011	جانداد
4,071	تصدیق شدہ فرم سے حصہ
51,796	دیوڈنٹ
22,343	سود
125	زمینی کرایہ
69,346	کل رقم
تخمینہ کاری سال 1951-52 کے لیے، کل آمدنی اس طرح دکھائی گئی تھی۔	

روپے	
10,879	جانداد
460	تصدیق شدہ فرم سے حصہ
80,426	دیوڈنٹ
536	سود
125	زمینی کرایہ
92,426	کل رقم

دونوں سالوں کے لیے انکم ٹیکس افسر نے مشخص الیہ کا درجہ "افراد کی انجمن" کے طور پر لیا اور اس بنیاد پر تخمینہ کاری کے دو احکامات جاری کیے۔ اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کو ایک اپیل کی گئی تھی، اور ان کے سامنے دو نکات اٹھائے گئے تھے۔ (a) کہ تینوں بیواؤں کا الگ سے مشخصہ جانا چاہیے تھا نہ کہ "افراد کی انجمن" کے طور پر، اور (b) کہ کسی بھی صورت میں، انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 9 (3) کی توضیحات کی وجہ سے جائیداد سے ہونے والی آمدنی کا تین بیواؤں کے ہاتھوں میں الگ سے مشخصہ لگایا جانا چاہیے تھا۔ اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر نے نقطہ (a) کو خارج کر دیا لیکن نقطہ (b) کو قبول کر لیا۔ اس کے بعد، انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل، بمبئی میں مزید اپیل کی گئی۔ ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ متوفی بال کرشن پر شوتم پرانی کی پوری جائیداد تین بیواؤں کو مشترکہ کرایہ دار کے طور پر وراثت میں ملی تھی اور ان کے پاس تھی اور اس کی آمدنی کا مشخصہ افراد کی انجمن کی حیثیت سے ان کے ہاتھوں میں کیا جانا واجب ہے۔ ٹریبونل نے مزید فیصلہ دیا کہ اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کا یہ موقف غلط تھا کہ تینوں بیواؤں کے حصص قطعی اور قابل تعین تھے اور دفعہ 9 (3) لاگو تھی۔ اس کے بعد مشخص الیہ

نے قانون کے کچھ سوالات جو اس کے احکامات سے پیدا ہوئے تھے، بمبئی عدالت عالیہ کو بھیجنے کے لیے ٹریبونل کا رخ کیا۔ ٹریبونل نے ایسے چار سوالات کا حوالہ دیا، لیکن اب ہم ان میں سے صرف ایک سے متعلق ہیں، یعنی، سوال نمبر 3 جو مندرجہ ذیل اصطلاحات میں تھا:

"(3) کیا حقائق پر اور کیس کے حالات میں ٹریبونل کا یہ فیصلہ درست تھا کہ بال کرشن پر شوتم پورانی کی تین بیواؤں پر افراد کی انجمن کی حیثیت سے کی گئی تخمینہ کاری قانونی اور قانونی طور پر درست ہے؟"

دو تخمینہ کاری سالوں کے لیے منظور کیے گئے احکامات کے سلسلے میں عدالت عالیہ کو دو حوالہ جات دیے گئے اور انہوں نے انکم ٹیکس حوالہ جات نمبر 52 اور 53 سال 1955 کو جنم دیا۔ اہم فیصلہ آئی ٹی آر 52 سال 1955 میں دیا گیا تھا۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ ٹریبونل اس نتیجے پر پہنچنے میں غلطی کر رہا تھا کہ تینوں بیواؤں پر مشخصہ ان آمدنی کے حوالے سے افراد کی انجمن کی حیثیت سے کیا جا سکتا ہے جو انہوں نے اپنے متوفی شوہر کے وارث کے طور پر کمائی تھی۔ اس لیے اس نے سوال نمبر 3 کا جواب منفی دیا۔ انکم ٹیکس کمشنر، بمبئی کی نمائندگی کرنے والے محکمے نے پھر اس عدالت میں درخواست دی اور دونوں حوالوں میں بمبئی عدالت عالیہ کے فیصلے اور احکامات سے اپیل کرنے کی خاص اجازت حاصل کی۔ یہ دونوں اپیلیں اس عدالت کی طرف سے دی گئی خصوصی اجازت کے مطابق دائر کی گئی ہیں۔ اپیل تشخیص الیہ انکم ٹیکس، بمبئی کا کمشنر ہوتا ہے، اور ٹیکس دہندہ مدعا علیہ ہوتا ہے۔

اپیل کنندہ کی جانب سے دلیل یہ ہے کہ عدالت عالیہ غلطی پر تھی جب اس نے کہا کہ "افراد کی انجمن کے ٹیکس کے ذمہ دار ہونے سے پہلے جو ضروری ہے وہ یہ نہیں ہے کہ انہیں آمدنی حاصل ہونی چاہیے بلکہ یہ ہے کہ انہیں اپنی انجمن کی وجہ سے آمدنی حاصل کرنی چاہیے یا آمدنی حاصل کرنے میں مدد کرنی چاہیے، اور اگر محکمہ کا معاملہ محض آمدنی کی وصولی پر رک جاتا ہے، تو محکمہ کو افراد کی انجمن کے طور پر افراد کے ٹیکس کی ذمہ داری کو گھرانے میں ناکام ہونا چاہیے۔" یہ پیش کیا جاتا ہے کہ عدالت عالیہ نے، اوپر بیان کردہ بیان میں، انکم ٹیکس ایکٹ کے مقاصد کے لیے "افراد کی انجمن" کا تعین کرنے کے لیے صحیح امتحان نہیں دیا۔

اس سے پہلے کہ ہم اپیل گزار کی جانب سے پیش کردہ دلیل پر بحث کریں، یہ بتانا ضروری ہے کہ متاثرین میں شریک بیواؤں کا کیا موقف ہے، جانشینی اور ٹریبونل کے نتائج کیا ہیں۔ شریک بیواؤں کی

حیثیت اچھی طرح سے واضح ہے۔ وہ اپنے متوفی شوہر کی جائیداد کے شریک وارث کے طور پر کامیاب ہوتے ہیں اور بقا کے حقوق اور مساوی فائدہ مند آسائش کے ساتھ مشترکہ کرایہ دار کے طور پر لیتے ہیں۔ وہ اپنے درمیان آمدنی کے مساوی حصص کے حقدار ہیں۔ اگرچہ وہ مشترکہ کرایہ دار کے طور پر لیتے ہیں، لیکن ان میں سے کسی کو بھی دیگر اہل کے خلاف جائیداد کی مکمل تقسیم کو نافذ کرنے کا حق نہیں ہے تاکہ ان کے بقا کے حق کو تباہ کیا جاسکے۔ لیکن وہ جائیداد کے الگ الگ حصوں کی تقسیم حاصل کرنے کے حقدار ہیں تاکہ ہر ایک اس سے حاصل ہونے والی آمدنی میں اپنے مساوی حصص کا استعمال کر سکیں۔ ٹریبونل نے پایا کہ اس معاملے میں بیواؤں نے ملکیت اور آسائش کو الگ کرنے کے اپنے حق کا استعمال نہیں کیا اور "انہوں نے مشترکہ طور پر جائیداد کا انتظام کرنے کا انتخاب کیا، ہر ایک نے اپنے ودیگر اہل کے لیے کام کیا اور جائیداد کی آمدنی حاصل کی جو وہ مساوی حصص میں حاصل کرنے کے حقدار تھے۔" اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے ہمارے سامنے ٹریبونل کے مذکورہ بالا نتائج پر زور دیا ہے اور دلیل دی ہے کہ مشترکہ انتظامیہ کے نتیجے پر، بیواؤں نے عدالت عالیہ کی طرف سے مقرر کردہ کسوٹی پر کو بھی پورا کیا اور ٹیکس لگانے کے مقاصد کے لیے "افراد کی انجمن" تشکیل دی۔ تاہم، عدالت عالیہ نے صحیح طور پر نشاندہی کی کہ واحد جائیداد جس کا انتظام بیوائیں مشترکہ طور پر کر سکتی تھیں وہ غیر منقولہ جائیداد تھی جس سے تقریباً 11,000 روپے کی آمدنی ہوتی تھی، اور اس جائیداد کے حوالے سے، اپیلٹ اسٹنٹ کمشنر نے فیصلہ دیا تھا کہ دفعہ 9(3) لاگو ہوتی ہے۔ اس نتیجے کے خلاف محکمہ کی طرف سے کوئی اپیل نہیں کی گئی تھی اور ٹریبونل اس کے پیچھے جانے کے لیے تیار نہیں تھا۔ یہاں تک کہ قابلیت پر بھی ٹریبونل کا یہ سوچنا غلط تھا کہ بیواؤں کے متعلقہ حصص قطعی اور قابل تعین نہیں تھے۔ ان کا آمدنی میں مساوی حصص تھا، ایک تہائی، اور دفعہ 9(3) کی توضیحات غیر منقولہ جائیداد کے سلسلے میں واضح طور پر لاگو ہوتی ہیں۔

حصص، منافع اور جمع شدہ رقم پر سود کے حوالے سے مشترکہ انتظام کے کسی عمل کا کوئی پتہ نہیں چلا۔ درحقیقت، اہم شے منافع پر مشتمل ہوتی ہے اور یہ سمجھنا مشکل ہوتا ہے کہ بیواؤں نے اس کے سلسلے میں کون سا انتظام انجام دیا جس سے آمدنی پیدا ہوئی یا آمدنی پیدا کرنے میں مدد ملی۔ اس کے برعکس، مقدمے کے بیان سے پتہ چلتا ہے کہ مشخص الیہ نے حصص کی فہرستیں، نقلیں، جن پر منسلک C نشان لگا ہوا ہے اور کیس کا حصہ ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حصص تین بیواؤں میں سے ہر ایک کے نام پر الگ الگ تھے اور محکمہ نے اس کی تردید نہیں کی تھی۔

اب ہم اس اپیل کے اہم سوال پر آتے ہیں۔ انکم ٹیکس ایکٹ کے معنی میں "افراد کی انجمن" کیا ہے؟ اس بات کی بار بار نشاندہی کی گئی ہے کہ ایکٹ اس بات کی وضاحت نہیں کرتا ہے کہ افراد کی انجمن کیا ہے، جو ایکٹ کے دفعہ 3 کے تحت ایک ادارہ یا تھمبہ کاری کی اکائی ہے۔ سال 1924 سے پہلے، دفعہ 3 کے الفاظ "انفرادی، کمپنی، فرم اور ہندو غیر منقسم خاندان" تھے۔ "بھارتیہ انکم ٹیکس ترمیم ایکٹ سال 1924 (ایکٹ XI سال 1924) کے ذریعے "انفرادی، ہندو غیر منقسم خاندان، کمپنی، فرم اور افراد کی دیگر انجمن" کے الفاظ کو سابقہ الفاظ کے لیے تبدیل کر دیا گیا۔ انکم ٹیکس ترمیم ایکٹ سال 1939 (ایکٹ VII سال 1939) کے ذریعے اس دفعہ میں دوبارہ ترمیم کی گئی اور اس کے بعد کہا گیا:

"جہاں مرکزی قانون سازی کا کوئی ایکٹ یہ نافذ کرتا ہے کہ کسی بھی سال کے لیے انکم ٹیکس کسی بھی شرح یا شرحوں پر وصول کیا جائے گا، اس شرح یا ان شرحوں پر ٹیکس اس سال کے لیے ہر فرد کی پچھلے سال کی کل آمدنی کے سلسلے میں اس ایکٹ کی توضیحات کے مطابق اور اس کے تابع وصول کیا جائے گا۔ ہندو غیر منقسم خاندان، کمپنی اور مقامی اتھارٹی، اور ہر فرم اور افراد کی دیگر انجمنوں یا فرموں کے شراکت داروں یا انجمن کے اراکین کو انفرادی طور پر۔"

اسی ترمیم شدہ ایکٹ (ایکٹ VII سال 1939) کے ذریعے دفعہ 9 کی ذیلی دفعہ (3) کو بھی شامل کیا گیا۔

اب، دفعہ 3 کل آمدنی کے سلسلے میں ٹیکس عائد کرتا ہے۔..... ہر فرد، ہندو غیر منقسم خاندان، کمپنی اور مقامی اتھارٹی، اور ہر فرم اور افراد کی دوسری انجمن یا فرم کے شراکت دار یا انجمن کے ممبران انفرادی طور پر۔ "افراد کی انجمن کی تشکیل کے بارے میں کسی تعریف کی عدم موجودگی میں، ہمیں الفاظ کو ان کے سادہ معنی میں سمجھنا چاہیے اور ہمیں یہ بھی ذہن میں رکھنا چاہیے کہ یہ الفاظ ایک ایسے حصے میں آتے ہیں جو اس میں مذکور تھمبہ کاری کی اکائیوں میں سے ہر ایک کی کل آمدنی پر ٹیکس عائد کرتا ہے جس میں افراد کی انجمن بھی شامل ہے۔ الفاظ کو تفویض کیے جانے والے معنی کو اس سیاق و سباق سے رنگ لینا چاہیے جس میں وہ واقع ہوتے ہیں۔ بار میں اس سوال سے متعلق متعدد فیصلوں کا حوالہ دیا گیا ہے، اور ہماری توجہ اس تنازعہ کی طرف مبذول کرائی گئی ہے کہ آیا اس حصے میں پہلے آنے والے الفاظ "افراد کی انجمن" کو فوری طور پر پہلے والے لفظ کے ساتھ پڑھنا چاہیے، یعنی، فرم یا دفعہ میں مذکور افراد کے دیگر تمام گروہوں کے ساتھ۔ اس

تنازعہ میں موجودہ معاملے میں داخل ہونا غیر ضروری ہے۔ نہ ہی ہم دفعہ میں مذکور تین دیگر انجمنوں کی وسیع پیمانے پر مختلف خصوصیات پر غور کرنے کے لیے رکتے ہیں، یعنی، ہندو غیر منقسم خاندان، ایک کمپنی اور ایک فرم، اور کیا 1939 میں کی گئی ترامیم کے پیش نظر زیر بحث الفاظ کو ہندو غیر منقسم خاندان یا کمپنی کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں۔

ہمارے مقصد کے لیے تین فیصلوں کا حوالہ دینا کافی ہے: متعلقہ معاملہ: بی این الیاس و دیگر ارا (1)؛ کمشنر انکم ٹیکس، بمبئی بنام لکشمی داس دیوی داس و دیگر (2)؛ اور متعلقہ معاملہ: دوارکانا تھ ہریش چندر پٹالے و دیگر (3)؛ متعلقہ معاملہ: بی این الیاس و دیگر ارا (1)۔ ڈربی شائر، چیف جسٹس نے صحیح طور پر نشاندہی کی کہ لفظ "ایسوسی ایٹ" کا مطلب، آکسفورڈ ڈکشنری کے مطابق، "مشترکہ مقصد میں شامل ہونا، یا کسی عمل میں شامل ہونا ہے۔" لہذا، افراد کی انجمن وہ ہونی چاہیے جس میں دو یا دو سے زیادہ افراد مشترکہ مقصد یا مشترکہ عمل میں شامل ہوں، اور جیسا کہ الفاظ کسی ایسے حصے میں پائے جاتے ہیں جو آمدنی پر ٹیکس عائد کرتا ہے، اس ایسوسی ایشن کا ایک ایسا مقصد ہونا چاہیے جس کا مقصد آمدنی، نفع یا منافع پیدا کرنا ہو۔ یہ وہ نظریہ تھا جس کا اظہار بیومونٹ، چیف جسٹس نے کمشنر آف انکم ٹیکس، بمبئی بنام لکشمی داس دیوی داس و دیگر (1) صفحہ 589 پر میں بھی کیا تھا اور متعلقہ معاملہ دوارکانا تھ ہریش چندر پٹالے و دیگر (2)۔ متعلقہ معاملہ: بی این الیاس (3) کا سٹیبلو، جسٹس، نے جائزے کو زیادہ طاقتور زبان میں پیش کیا۔ انہوں نے کہا: "یہ اچھی طرح سے ہو سکتا ہے کہ قانون سازی کا ارادہ ان افراد کے امتزاج کو مارتا تھا جو کسی مشترکہ کاروبار میں ایک ساتھ مصروف تھے لیکن قانون میں شراکت داری نہیں تھی۔..... جب ہم پاتے ہیں..... مشترکہ کاروبار کے فروغ کے لیے افراد کا ایک مجموعہ تشکیل دیتے ہیں..... تب مجھے لگتا ہے کہ یہ کہنے میں کوئی دشواری پیدا نہیں ہوتی کہ ان افراد نے ایک ایسوسی ایشن تشکیل دی تھی....."

ہمارا خیال ہے کہ مذکورہ فیصلے انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 3 کے معنی میں افراد کی انجمن کیا ہے اس کا تعین کرنے کے لیے اہم کسوٹیوں کو درست طریقے سے مرتب کرتے ہیں، اور انہیں مختلف عدالت عالیہان کے بعد کے کئی فیصلوں میں قبول کیا گیا ہے اور ان پر عمل کیا گیا ہے جن میں سے سبھی پر توجہ دینا غیر ضروری ہے۔ تاہم، یہاں احتیاط کے کچھ الفاظ شامل کرنا ضروری ہے۔ عالمگیر اطلاق کا کوئی فارمولا نہیں ہے کہ کون سے حقائق، ان میں سے کتنے اور کس نوعیت کے، اس نتیجے پر پہنچنے کے لیے ضروری ہیں کہ دفعہ 3 کے معنی میں افراد کی ایک انجمن ہے۔ اس کا انحصار ہر معاملے کے مخصوص حقائق اور حالات پر ہونا چاہیے کہ آیا نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے یا نہیں۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے مشورہ دیا ہے کہ بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعات 3 اور 4 کو مد نظر رکھتے ہوئے، اصل کسوٹی آمدنی کے ایک مشترکہ ذریعہ کا وجود ہے جس میں دو یا زیادہ افراد مالک کے طور پر یا دوسری صورت میں دلچسپی رکھتے ہیں اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ آیا ان کے حصص مخصوص اور قطعی ہیں یا انتظام کی کوئی اسکیم ہے یا نہیں۔ اس نے عرض کیا ہے کہ اگر وہ افراد جو اس میں دلچسپی رکھتے ہیں، کسی معاہدے پر پہنچ جائیں، چاہے وہ واضح ہو یا خاموش، جس کے ذریعے وہ آمدنی کو اس کے منبع سے نکلنے سے پہلے کسی وقت تقسیم کرتے ہیں، تو انجمن ختم ہو جاتی ہے؛ بصورت دیگر یہ ایک انجمن بنی رہتی ہے، ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے کہ دفعہ 3 کے معنی کے اندر افراد کی انجمن کا تعین کرنے میں کیا اہم کسوٹی ہے، اور ہمارا خیال ہے کہ اپیل کنندہ کے لیے فاضل وکیل کی طرف سے تجویز کردہ کسوٹی نہ تو حتمی ہے اور نہ ہی ہمارے سامنے سوال کا تعین کرنے والا ہے۔

ٹریبونل کی طرف سے پائے گئے حقائق پر واپس آتے ہوئے، ایسا کوئی نتیجہ نہیں ملتا کہ تینوں بیواؤں نے آمدنی پیدا کرنے کے لیے مشترکہ کاروبار میں شمولیت اختیار کی ہے۔ واحد نتیجہ یہ ہے کہ انہوں نے الگ آسائش کے اپنے حق کا استعمال نہیں کیا ہے، اور مشترکہ طور پر منافع اور سود حاصل کرنے کے علاوہ، یہ پایا گیا ہے کہ انہوں نے ایسا کوئی کام نہیں کیا ہے جس سے حصص اور ذخائر کے سلسلے میں آمدنی پیدا کرنے میں مدد ملی ہو۔ ان نتائج پر یہ نہیں مانا جاسکتا کہ تینوں بیواؤں کو بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 3 کے معنی میں افراد کی انجمن کا درجہ حاصل تھا۔

عدالت عالیہ نے سوال نمبر 3 کا درست جواب منفی میں دیا۔ اس کے مطابق، اپیلیں ناکام ہو جاتی ہیں اور اخراجات کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہیں۔ دونوں اپیلوں میں پیشیوں کی فیس بطور اخراجات مقرر کیا جاتا ہے۔

اپیلیں خارج کر دی گئیں۔